

”الاصابه فی تمیز الصحابه“ میں نماز و روزے سے متعلق روایت احکام کا تحقیقی جائزہ

Research Review of the Traditions of Rulings on Prayer and Fasting in Al-Aṣābah
Fī Tamīz al-Ṣaḥābah

*Majid Rashid

The book “Al-Aṣābah Fī Tamīz al-Ṣaḥābah” is a famous book of Ibn Ḥajar ‘Asqalānī on the life and contribution of the Companions. This book is quoted as a reference to decide the status of companions. It would not be wrong to call it the encyclopedia of the companions of the Holy Prophet ﷺ. Apart from its status as a reference book regarding the companions this book encompasses the Seerah of Holy Prophet in a detailed and well composed manner. The distinction of the book is not hidden from the experts of science and research. In the book and other similar books, the life of the companions was discussed and the biography of the Prophet ﷺ was also described, but another aspect that remained unexplored in these books is the virtues and commandments mentioned in it. There are also narrations about virtues. In this paper the researcher has evaluated the Hadiths related to prayer and fasting that are narrated in Al-Aṣābah Fī Tamīz al-Ṣaḥābah. The evaluation comprises of authenticity of narrators and text, narrators’ mutual association or disassociation and the final decree about the authenticity of a hadith in the light of all available evidences.

Key words: Al-Aṣābah Fī Tamīz al-Ṣaḥābah, Hadiths related to commandments, Ibn Ḥajar ‘Asqalānī, Narrators, prayer, fasting.

تعارف:

ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی بن محمد بن محمد بن احمد کنانی شافعی ہیں جو ابن حجر عسقلانی کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ سنت نبوی کا علم بلند کرنے والے قاضی القضاۃ اور حفاظ و رواۃ میں منفرد شخصیت ہیں۔ آپ کی تصانیف 150 کتب سے متجاوز ہیں۔ علم حدیث کے فنون میں شاید ہی کوئی ایسا فن ہو جس میں آپ نے ضخیم کتب تصنیف نہ کی ہوں۔ الاصابہ فی تمیز الصحابہ شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی کی ایک شاندار تصنیف ہے۔ اس کی تیاری میں حافظ ابن حجر نے اپنی قیمتی زندگی کی چالیس بہاریں صرف کیں مگر اس کی تشنگی ختم نہ کر پائے۔ کتب سیر و تراجم میں اس کا شمار اُمہات الکتاب میں ہوتا ہے، علماء و طلباء میں سے کوئی بھی اس سے بے نیاز نہیں رہ سکتا۔ اسے تذکارِ صحابہ میں مرجع کی حیثیت حاصل ہے۔ اگر ہم اسے اصحاب رسول ﷺ کا انسائیکلو پیڈیا قرار دیں تو شاید یہ بات غلط نہ ہوگی۔

* Lecturer of Islamic Studies, KF University of Engineering & IT R.Y Khan Majid.rashid@kfueit.edu.pk

اس کتاب میں کثرت سے روایت احکام بھی پائی جاتیں ہیں، اس آرٹیکل میں روایت احکام جو نماز و روزے سے متعلق ہیں ان کے تحقیقی جائزہ کو پیش کیا گیا ہے اور ان میں پائے جانے والے تحقیقی نکات بیان کیے ہیں، جن سے ان روایات کا مرتبہ بھی معلوم ہو گا اور مجموعی موازنہ کے تحت روایات کے مقام اور مرتبہ کو بیان کیا ہے نیز روایات کا مجموعی موازنہ بیان کرنے میں مکتبہ القلم سے مدد لی گئی ہے۔

فجر کی نماز کے بعد نماز کا حکم:

"وله رواية عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم في السنن للنسائي وغيره من طريق نصر بن عبد الرحمن القرشي، واختلف في إسناده على علي بن نصر، وهو عند البغوي بسند صحيح، عن نصر، عن معاذ، عن رجل من قریش، قال: رأيت معاذ بن عفراء يطوف بالبیت، فطاف ولم يصل بعد الصبح أو العصر، فقلت: سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ينهى عن الصلاة بعد الصبح" ... الحديث.¹

"ان کی نبی کریم ﷺ سے روایت سنن نسائی² وغیرہ میں موجود ہے، نصر بن عبد الرحمن قرشی کے طریق سے، ان کی سند میں علی بن نصر پر اختلاف ہے۔ امام بغویؒ کے ہاں سند صحیح ہے کہ نصر معاذ سے اور وہ قریش کے ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے معاذ بن عفراء کو بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ انہوں نے طواف تو کیا لیکن عصر یا فجر کے بعد کا وقت تھا، لہذا نقل نہیں پڑھے اور ارشاد فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ سے خود سنا ہے کہ آپ فجر کے بعد نفل پڑھنے سے منع فرماتے تھے۔"

اس روایت سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ عصر اور فجر کی نماز کے بعد نفل نماز کی ادائیگی نہیں کرنی چاہیے اور اس کی تائید آپ ﷺ کے ارشاد مبارک سے ہوتی ہے۔

سند اور متن حدیث کا تحقیقی جائزہ:

رجل من صحابہ کا تعارف:

اس روایت سے بظاہر یہ معلوم ہو رہا ہے کہ حضرت معاذ سے روایت کرنے والا رجل من قریش ہے، حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے بلکہ کاتب کی غلطی سے رجل سے پہلے عن درج ہو گیا ہے کیونکہ رجل من قریش کا معاذ ہی سے تعلق ہے جو ان کی نسبت کی طرف اشارہ کر رہا ہے کیونکہ یہ الگ فرد نہیں ہے یا واؤ کو تفسیر یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس سے معاذ کی مراد یا نسبت کی طرف اشارہ ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ امام بغویؒ نے معجم الصحابہ میں واؤ کا ذکر نہیں کیا ہے اور روایت کو یوں ذکر کیا ہے:

"أخبرنا عبد الله قال: حدثنا أحمد بن إبراهيم الدؤقي قال: حدثنا بهز بن أسد قال: أخبرنا شعبة قال: حدثنا سعد بن إبراهيم قال: سمعت نصر بن عبد الرحمن عن معاذ رجل من قریش قال رأيت معاذ بن عفراء يطوف بالبیت قال فطاف فلم يصلي بعد الصبح أو بعد

¹Abū al-Faḍl Aḥmed bin ‘Alī bin Muḥammad bin Aḥmed bin Ḥajar ‘Asqlānī, Al-Aṣābah Fī Tamīz al-Ṣaḥabah, Tehqīq: ‘Adil Aḥmed ‘Abd al-Mawjūd wa ‘Alī Muḥammad Mu‘awiz (Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyah, 1st Edition: 1415 A.H), 6:111.

²Abu ‘Abd al-Reḥmān Aḥmed bin Shu‘ayb bin ‘Alī al-Khurāsānī, Al-Sunan al-Ṣuḡhrā Li- Al-Nisāī, Kitāb al-Mujtabā Tehqīq: ‘Abu Ghadah ‘Abd al-Fatāh (Halab: Maḥtab al-Maṭbō‘at al-Islāmīyah, 2nd Edition: 1406 A.H), 1:258.

العصر قال فقلت له ما يمنعك أن تصلي قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى

أو قال لا صلاة بعد صلاتين صلاة الصبح وصلاة العصر حتى تغرب الشمس".³

امام مزنی کی بھی ذکر کردہ روایات کی دو اسناد میں نصر بن عبد الرحمن کی سند سے تضاد محسوس ہو رہا ہے کیونکہ پہلی روایت میں یہ آرہا ہے کہ نصر بن عبد الرحمن اپنے دادا معاذ القرشیؓ سے نقل کر رہے ہیں جو معاذ بن عفراء کے ساتھ طواف کر رہے تھے اور دوسری سند میں یوں آرہا ہے کہ نصر بن عبد الرحمن اپنے دادا معاذ بن عفراء سے نقل کرتے ہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے معاذ القرشی ہی معاذ بن عفراء ہیں اور پہلی روایت سے ایسا معلوم نہیں ہو رہا۔⁴ اس کی تائید تلخیص المتشابہ کی بھی روایت سے ہوتی ہے:

"أَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْمُقَرِّي، أَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ سَلْمَانَ النَّجَّادُ، نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا الْحَوْضِيُّ، وَأَبُو الْوَلِيدِ، قَالَا: نَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَدِّهِ مُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ، أَنَّهُ كَانَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَا يُصَلِّي، فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ: مَا لَكَ لَا تُصَلِّي؟ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صَلَاةٍ بَيْنَ صَلَاتَيْنِ: بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ"،⁵

اس روایت کی تائید و استشہاد میں مختلف روایات میں پیش کی جاسکتی ہیں جن میں سے چند ایک کا جائزہ یہاں پیش کیا جاتا ہے تاکہ ماہہ الامتیاز اور ماہہ الاشتراک واضح ہو جائے۔

"حَدَّثَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُثْبَةَ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَنْهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ، وَعَنْ صَلَاتَيْنِ، وَعَنْ نِكَاحَيْنِ، سَمِعْتُهُ يَنْهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَعَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى، وَأَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا، وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا"⁶

یہ مسند امام احمد بن حنبل کی روایت ہے جس میں حضرت ابو سعید خدریؓ آپ ﷺ کے قول کو نقل کر رہے ہیں کہ آپ ﷺ نے لگاتار دو دن کے روزے، دو نمازیں اور دو نکاحوں سے منع فرمایا ہے، آپ ﷺ نے فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز سے منع کیا، مزید یہ ذکر کیا کہ آپ ﷺ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزے سے منع فرمایا اور یہ کہ عورت اور اس کی خالہ اور اس کی پھوپھی ایک آدمی کے نکاح میں جمع کرنے سے منع کیا ہے، اس لئے اس روایت کو بطور شاہد پیش کیا جاسکتا ہے۔

"حَدَّثَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ

³Abu al-Husayn 'Abd al-Baqī bin Qān 'I al-Baghdādī, Mu'jam al-Ṣahābah, Tehqīq: Ṣalāh bin Sālim al-Miṣrātī (Al-Madīnah al-Munawrah: Maṭbah al-Ghurabā al-Atharīyah, 1st Edition: 1418 A.H), 5:285.

⁴Jamāl al-Dīn Abū al-Hajjāj Yūsuf ibn al-Zakī 'Abd al-Rahmān ibn Yūsuf al-Mizzī, Tehzīb al-ḳamāl Fī Āsmā al-Rijāl, Tehqīq: Dr. Bishār 'Awwād M'arōf (Beirut: Mu'assasat al-Risālah, 1st Edition: 1400 A.H), 29:352-53.

⁵Abū Bakr Aḥmed bin 'Alī bin Thābit al-Khatīb al-Baghdādī, Talkhīṭh al-Mutshābih Fī al-Rasm, Tehqīq: Suḳnah al-Shhābī (Damishq: Ṭalās Lī al-Dīrāsāt wa al-Tarjamah wa al-Nashr, 1st Edition: 1985 A.D), 1:473.

⁶Aḥmad bin Ḥanbal, Musnad, Tehqīq: Shu'ayb al-Arna'wūṭ Wa 'Ādil Murshid (Beirut: Mu'assasat al-Risālah, 1st Edition: 1421 A.H), 18:180.

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «يَنْهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ، وَعَنْ صَلَاتَيْنِ، وَعَنْ نِكَاحَيْنِ، سَمِعْتُهُ يَنْهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَعَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى، وَأَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا، وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا»⁷

یہ "المسند الموضوعی الجامع للکتب العشرة" کی روایت ہے جس کو روایت کرنے والے صحابی ابو سعید خدریؓ ہیں اور حدیث کا مضمون اور الفاظ وہی ہیں جو امام احمد بن حنبلؒ نے نقل کیے ہیں، اس لئے اس روایت کو بھی بطور شاہد پیش کیا جاسکتا ہے۔

فجر کے بعد نماز نہ پڑھنے کے بارے میں روایات کا مجموعی موازنہ:

اس روایت کے متن پر مجموعی حکم صحیح لغیرہ کا لگایا گیا ہے، اس لئے کہ اس طرح کے متن میں اسانید کی کل تعداد 860 ہے جن میں 0.35 فیصد یعنی 301 اسناد صحیح ہیں اور 32.2 فیصد یعنی 277 اسناد حسن ہیں، 26.9 فیصد یعنی 231 اسناد ضعیف ہیں، 4 فیصد یعنی 34 اسناد شدید ضعیف ہیں، 1.5 فیصد یعنی 13 اسناد متہم بالوضع ہیں، 5.5 فیصد یعنی 4 اسناد موضوع ہیں۔ اس روایت کے 631 شاہد بیان کیے جاتے ہیں۔ اس روایت کی تخریج میں 23 روایات بیان کی جاتیں ہیں۔

مسافر کے لئے نماز و روزے کا حکم:

"وذكر له من طريق الليث، عن معاوية بن صالح، عن عصام بن يحيى، عنه- حديثا في الصيام مثل حديث أنس بن مالك القشيري الكعبي: «إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمَسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ»⁸

"لیث کے طریق سے ذکر کیا گیا، انہوں نے معاویہ بن صالح سے، انہوں نے عصام بن یحییٰ سے، اس سے حدیث روزے کے بارے میں انس بن مالک القشیری الکعبی کی مثل نقل کی: اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزے اور نماز کا ایک حصہ ساقط کر دیا ہے۔"

اس روایت سے یہ معلوم ہو رہا ہے کہ شریعت نے مسافر کے لئے نماز اور روزے میں نرمی کو اختیار کی ہے، روزے کو ساقط کر دیا ہے اور نماز کے حصے میں نرمی کو اختیار کیا ہے۔

سند اور متن حدیث کا تحقیقی جائزہ:

اس روایت میں آپ کے استاد ابو امیمہ ہیں، حالانکہ آپ کے استادوں میں ابو قلابہ کا نام آتا ہے اور اسی طرح ابو امیمہ کے شاگردوں میں ابو قلابہ نام تو ہے لیکن عصام بن یحییٰ کے نام کا ذکر نہیں ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں روایت میں انقطاع ہے۔⁹

⁷Abd al-Jabbār Ṣuhayb, Al-Musnad Al-Musnad al-Mawḍūʿī al-Jāmiʿ Lil kutub al-ʿasharah (Al-Maktabah al-Shamilah, 2013), 10:453.

⁸Abū al-Faḍl Aḥmed bin ʿAlī bin Muḥammad bin Aḥmed bin Ḥajar ʿAsqlānī, 7:17

⁹Abū al-Faḍl Aḥmed bin ʿAlī bin Muḥammad bin Aḥmed bin Ḥajar ʿAsqlānī, Tehdhīb al-Tehdhīb (India: Maṭbaʿah Daʿirah al-Maʿarif al-Nizāmīyah, 1326 A.H), 1:379.

اس روایت میں عصام بن یحییٰ معاویہ بن صالح سے روایت نقل کر رہے ہیں اور ”کتاب الثقات ملب لم یقع فی الکتب الستہ“ میں آپ کے شاگرد میں معاویہ بن صالح کا ذکر کیا گیا ہے جس سے سند کا اتصال ثابت ہوتا ہے۔¹⁰

ابو امیمہ کا تعارف:

آپ کا پورا نام انس بن مالک الکعبی القشیری ہے، آپ کی کنیت ابو امیمہ یا ابو امیمہ ہے اور بعض نے کہا کہ ابو امیمہ ہے، آپ بصرہ میں تشریف لائے، آپ کا تعلق پہلے طبقہ سے ہے جو صحابہ کرمؓ کا ہے، امام ابو داؤد، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے آپ کی سند سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حجرؒ نے انہیں صحابی قرار دیا ہے۔¹¹

امام مزنی نے ان کے اساتذہ میں آپ ﷺ کا ذکر کیا ہے جس سے سند کا اتصال ثابت ہوتا ہے اور اسی سند نے امام داؤد، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے روایت نقل کی ہے۔¹²

ابن حجرؒ نے ابو امیمہ کے شاگردوں میں دو حضرات کا ذکر کیا ہے جن میں سے ایک ابو قلابہ عبد اللہ بن زید الحرمی ہیں جن سے سند سے روایت امام نسائی نے ذکر کی ہے اور دوسرے عبد اللہ بن سوادۃ القشیری ہیں جن کی سند سے روایت امام ابو داؤد، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں روایت میں انقطاع موجود ہے۔¹³

اس روایت کی تائید اور استشہاد میں مختلف روایات پیش کی جاتی ہیں جن میں چند کا جائزہ یہاں پیش کیا جاتا ہے:

"ذكره بعض من ألف في الصحابة. وذكر له حديثاً في الصيام من حديث اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَصَامِ بْنِ يَحْيَى، عَنْهُ مَرْفُوعًا- مِثْلُ حَدِيثِ الْقُشَيْرِيِّ: إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطَرَ الصَّلَاةِ. وَهَذَا حَدِيثٌ مُضْطَرِبٌ الْإِسْنَادِ، وَلَا يُعْرِفُ أَبُو أُمَيْمَةَ هَذَا. وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ فِيهِ أَبُو تَمِيمَةَ، وَلَا يَصِحُّ أَيْضًا. وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ فِيهِ: أَبُو أُمِيَّةَ، وَلَا يَصِحُّ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ مِنْ جِهَةِ الْإِسْنَادِ".¹⁴

الاستيعاب فی معرفۃ الاصحاب میں عصام بن یحییٰ ابو امیمہ سے نقل کر رہے ہیں اور وہ مرفوعاً روایت بیان کرتے ہیں جس میں یہی مضمون ایک اور انداز سے بیان کیا ہے، اس لئے اس روایت سے بھی روایت مذکورہ کی تائید ہوتی ہے۔

"حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ الدُّورِيُّ، وَأَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - وَهُوَ ابْنُ عُثَيْبَةَ - حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، قَالَ: كَانَ أَبُو قَلَابَةَ حَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثَ، ثُمَّ قَالَ لِي: هَلْ لَكَ فِي الَّذِي حَدَّثَنِيهِ، فَدَلَّنِي عَلَيْهِ، فَلَقِيْتُهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَرِيبٌ لِي يُقَالُ لَهُ: أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي إِبِلٍ لَجَارِي أُخِذْتُ، فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ يَأْكُلُ، فَدَعَانِي إِلَى طَعَامِهِ،

¹⁰Zayn al- Dīn Qāsim bin Quṭlūbgha, Al-Thaqāt Miman lam Yaq'a Fī al-ḳutub al-Sittah, Tehqīq: Shādī bin Muḥammad bin Sālīm Āli Nu'mān (Yemin: Markāz al-Nu'mān Lil Baḥōth wa al-Dīrāthāt al-Islāmīyah, 1st Edition: 1432 A.D), 7:126.

¹¹Abū al-Faḍl Aḥmed bin 'Alī bin Muḥammad bin Aḥmed bin Ḥajar 'Asqlānī, Taqrīb al-Thedhīb, 115.

¹²Jamāl al-Dīn Abū al-Ḥajjāj Yūsuf ibn al-Zakī 'Abd al-Raḥmān ibn Yūsuf al-Mizzī, Tehzīb al-ḳamāl Fī Āsmā al-Rijāl, 3:379.

¹³Abū al-Faḍl Aḥmed bin 'Alī bin Muḥammad bin Aḥmed bin Ḥajar 'Asqlānī, Tehdhīb al-Thedhīb, 1:379.

¹⁴ĀBu 'Umar Yūsuf bin 'Abdullah bin Muḥammad al-Qurṭabī, Al-Istī'āb Fī M'arifa tul Aṣḥāb (Tehqīq: 'Alī Muḥammad al-Bajāwī), Beirūt: Dār al-jayl al-Jadīd, 1st Edition: 1412 A.H), 4:1603.

فَقُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ. فَقَالَ: "أَذُنْ - أَوْ قَالَ: هَلَمْ - أَخْبِرَكَ عَنْ ذَلِكَ: إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ"،¹⁵

صحیح ابن خزیمہ میں ایک اور سند کے ساتھ جس میں ابو قلابہ کا بھی ذکر ہے اور روایت کرنے والے حضرت انس بن مالک ہیں جس کا حاصل بھی یہی ہے کہ مسافر کے لئے روزے کی رخصت کا بیان ہے اس لئے اس روایت کو بھی بطور شاہد کے پیش کیا جاسکتا ہے۔
"أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بَشْرٍ، عَنْ هَانِي بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَلْحَرِيشٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا نُسَافِرُ مَا شَاءَ اللَّهُ، فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطْعُمُ، فَقَالَ: «هَلَمْ، فَأَطْعَمَ»، فَقُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُخْبِرْتُكُمْ عَنِ الصَّيَامِ: إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ"¹⁶

سنن نسائی میں ایک اور سند کے ساتھ بھی مضمون بیان کیا گیا ہے کہ سفر شرعی کی حالت میں روزہ ساقط ہو جاتا ہے اور کھانے پینے کی اجازت ہے، اس لئے اس روایت کو بھی بطور شاہد کے پیش کیا جاسکتا ہے۔

سفر کی حالت میں نماز میں قصر کے بارے میں روایات کا مجموعی موازنہ:

اس روایت کی سند پر مجموعی حکم صحیح لغیرہ کا لگایا گیا ہے اس لئے کہ اس طرح کے متن میں اسانید کی کل تعداد 211 ہے جن میں 25.1 فیصد یعنی 53 اسناد صحیح ہیں اور 56.9 فیصد یعنی 120 اسناد حسن ہیں، 16.1 فیصد یعنی 34 اسناد ضعیف ہیں، 1.4 فیصد یعنی 03 اسناد شدید ضعیف ہیں، 0.5 فیصد یعنی 1 سند متہم بالوضع ہیں، 0 فیصد یعنی 0 اسناد موضوع ہیں، اس روایت کے 74 شواہد ہیں۔ اس روایت کی تخریج میں 67 روایات پیش کی جاتی ہیں جن میں سے اکثر میں راوی صحابی حضرت انس بن مالک ہیں۔

مغرب اور فجر کی نماز کے بعد ذکر کا بیان:

"ذکرہ البغوی، وقال: روى ابن وهب من طريق أبي عبد الرحمن المعافري، عن عباد الشيباني، قال: قال رسول الله: «من قال بعد المغرب أو الصبح: لا إله إلا الله وحده لا شريك له ...» الحديث"¹⁷

"بغوی نے ان کا ذکر کیا کہ ابن وہب نے ان کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے

مغرب یا صبح کی نماز کے بعد لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ..... کہا۔"

اس روایت سے فجر اور مغرب کی نماز کے بعد کلمت مذکورہ کی فضیلت کا علم ہو رہا ہے۔

¹⁵Al-Naysāpūrī, Ṣaḥīḥ Ibn Khuzaymah, 2:982.

¹⁶Abu 'Abd al-Reḥmān Aḥmed bin Shu'ayb bin 'Alī al-Khurāsānī, Al-Sunan al-Ṣughrā Li- Al-Nisāī, Kitāb al-Mujtabā, 4:181.

¹⁷Abū al-Faḍl Aḥmed bin 'Alī bin Muḥammad bin Aḥmed bin Ḥajar 'Asqlānī, 3:504/, 4:350.

سند اور متن حدیث کا تحقیقی جائزہ:

ابو عبد الرحمن المعافری تعارف:

آپ کا پورا نام عبد اللہ بن یزید معافری ہے، آپ کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے، آپ کی نسبت الحلبی، المصری ہے، آپ کا تعلق تیسرے طبقے سے ہے جو وسطی من التابعین کا ہے، آپ کی وفات افریقہ میں 100ھ میں ہوئی، آپ کی سند سے امام بخاری نے ادب المفرد میں، امام مسلم، امام ابو داؤد، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے روایات نقل کی ہیں۔¹⁸

امام ذہبی نے آپ کے بارے میں ”الإمام، الفقیہ، المَعْمَر، قَاضِي الإسْكَندَرِيَّة وَمُسْنَدُهَا، أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَطَرٍ الْمَعَاظِرِيِّ، الإسْكَندَرَانِي، الْمَالِكِي“ کہا ہے۔¹⁹

امام ابن حجر نے بھی آپ کو ثقہ قرار دیا ہے۔²⁰

امام مزی نے آپ کے بارے میں جو اقوال نقل کیے ہیں ان کا حاصل کچھ یوں ہے:

• عثمان بن سعید الدارمی نے یحییٰ بن معین سے نقل کر کے کہا ہے کہ وہ ثقہ ہیں۔

• ابن حبان نے اپنی کتاب ”الثقات“ میں ان کا ذکر کیا ہے۔²¹

ابو عبد الرحمن المعافری کے اساتذہ کرام میں مندرجہ ذیل حضرات کے نام امام مزی نے ذکر کیے ہیں:

جابر بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عمر بن خطاب، عبد اللہ بن عمرو بن العاص، عقبہ بن عامر الجعفی، عمارہ بن شیب السبی، فضالہ بن عبید ج قبیصہ بن ذؤیب، مستور بن شداد، ابو ایوب الانصاری، ابو النختری الازدی، ابو ذر غفاری، ابو سعید الخدری، ابو عبد اللہ الصنائجی۔²²

اس روایت میں عبد الرحمن المعافری، عباد الشیبانی سے روایت نقل کر رہے ہیں، لیکن امام مزی نے ان کے استادوں میں صحابہ کرام کا تو ذکر کیا ہے عباد الشیبانی کا ذکر نہیں کیا اس سے معلوم ہو رہا ہے روایت میں انقطاع پایا جاتا ہے یا عباد الشیبانی کا ذکر درست ہی نہیں بلکہ وہ مرسل روایت نقل کر رہے ہیں۔

اس طرح ذکر کے بارے میں جتنی روایات ہیں ان میں عبد الرحمن المعافری کو عمار السبائی بیان کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ انہیں انصار کے ایک آدمی نے نقل کیا ہے وہ آپ ﷺ سے نقل کرتے ہیں لیکن الاصابہ میں عبد الرحمن المعافری، عباد الشیبانی سے نقل کرتے ہیں، یہ ان کے تفردات میں سے ہے۔ نیز اسماء الرجال کی کتب میں عباد الشیبانی کے نام سے مشہور کسی راوی کا تعارف نہیں ملا، یہاں معلوم یہ ہو رہا ہے کاتب کی غلطی سے عمار عباد سے بدل گیا اور السبائی الشیبانی سے تبدیل ہو گیا ہو گا، حقیقت حال بہتر اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔

اس روایت کی تائید اور استشہاد میں مختلف روایات بیان کی جاسکتی ہیں جن میں سے چند ایک کا خلاصہ کلام یہاں بیان کیا جاتا ہے:

¹⁸ Abū al-Faḍl Aḥmed bin ‘Alī bin Muḥammad bin Aḥmed bin Ḥajar ‘Asqlānī, Taqrīb al-Thedhīb, 329.

¹⁹ Al. Dhahbī, Siyyar I‘lām al-Nubalā, 15:357.

²⁰ Abū al-Faḍl Aḥmed bin ‘Alī bin Muḥammad bin Aḥmed bin Ḥajar ‘Asqlānī, Taqrīb al-Thedhīb, 329.

²¹ Jamāl al-Dīn Abū al-Ḥajjāj Yūsuf ibn al-Zakī ‘Abd al-Raḥmān ibn Yūsuf al-Mizzī, Tehzīb al-ḳamāl Fī Āsmā al-Rijāl, 16:317.

²² Jamāl al-Dīn Abū al-Ḥajjāj Yūsuf ibn al-Zakī ‘Abd al-Raḥmān ibn Yūsuf al-Mizzī, Tehzīb al-ḳamāl Fī Āsmā al-Rijāl, 16:316.

"أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّنَحِ (قَالَ) ج أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَارِثِ أَنَّ الْجَلَّاحَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعَاذِي حَدَّثَهُ أَنَّ عِمَارَ السَّبَائِي حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ أَوْ الصُّبْحِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بَعَثَ اللَّهُ لَهُ مَسْلَحَةً يَحْرُسُونَهُ حَتَّى يَصْبِحَ وَمَنْ جِئَ يَصْبِحُ حَتَّى يُمِيتَ نَحْوَهُ (نوع آخر) وَذَكَرَ الْإِخْتِلَافَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ فِيهِ" ²³

عمل الیوم واللیلہ میں بھی السنن نسائی کی مثل روایت نقل کی گئی جس سے وہی مفہوم واضح ہو رہا ہے جو الاصابه کی روایت سے معلوم ہوتا ہے اس کو بھی روایت مذکورہ کے لئے بطور شاہد پیش کر سکتے ہیں۔

"حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلَوَيْهِ الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيسَى الْعَطَّارُ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْحُصَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ قَالَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَبَعْدَ الْغَدَاةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَتَبَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَرَفَعَ لَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا عَشْرَ خَطِيئَاتٍ، وَكَفَّرَ لَهُ جُزْأً مِنَ الشَّيْطَانِ، وَحَرَسًا مِنْ كُلِّ مَكْرُوهٍ، وَكَانَ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ عَدْلُ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَلَمْ يَلْحَقْهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ ذَنْبٌ إِلَّا الشِّرْكُ»" ²⁴

امام طبرانی نے مختلف اسناد سے فجر اور مغرب کی نماز کے بعد مخصوص ذکر اور اس کی فضیلت کو بیان کیا ہے، الفاظ کا اضافہ ہے اور مختلف اسناد بھی بیان کی ہیں اس لئے ان تمام روایات کو روایت مذکورہ جو الاصابه میں ہے اس کے لئے بطور شاہد پیش کیا جاسکتا ہے۔

فجر اور مغرب کے بعد ذکر کے بارے میں روایات کا مجموعی موازنہ:

اس روایت کے متن پر مجموعی حکم صحیح لغیرہ کا لگایا گیا ہے اس لئے کہ اس طرح کے متن میں اسانید کی کل تعداد 546 ہے جن میں 17.2 فیصد یعنی 94 اسناد صحیح ہیں اور 41.8 فیصد یعنی 228 اسناد حسن ہیں، 27.3 فیصد یعنی 149 اسناد ضعیف ہیں، 9.2 فیصد یعنی 50 اسناد شدید ضعیف ہیں، 3.3 فیصد یعنی 18 اسناد متہم بالوضع ہیں، 1.3 فیصد یعنی 7 اسناد موضوع ہیں۔ اس روایت کے 363 شواہد ہیں۔

ظہر اور عصر کو جمع کرنے کا حکم:

"وَأَخْرَجَ حَدِيثَهُ النَّسَائِيُّ، وَإِسْحَاقُ بْنُ رَاهُوِيَه، وَيَحْيَى الْحَمَّانِيُّ فِي مُسْنَدِهِمَا، مِنْ طَرِيقِ أَبِي حَذِيفَةَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُلْقَمَةَ، قَالَ: قَدِمَ وَفَدَ ثَقِيفَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُمْ شَيْءٌ، فَقَالَ: «أَصْدَقَةُ أَمْ هَدِيَّةٌ؟ فَإِنَّ الصَّدَقَةَ يَبْتَغَى بِهَا وَجْهَ اللَّهِ وَالْهَدِيَّةَ يَبْتَغَى بِهَا وَجْهَ اللَّهِ وَالرَّسُولَ ...» الْحَدِيثُ. حَتَّى إِنَّهُمْ شَغَلُوهُ حَتَّى صَلَّى الظُّهْرَ مَعَ الْعَصْرِ" ²⁵

²³Abū 'Abd al-Rahmān Aḥmad bin Shu'ayb al-Khurāsānī, 'Amal al-Yawum wa al-Laylah, Tehqīq: Fārūq Hammādah (Beirut: Mu'assast al-Risālah, 2st Edition: 1406 A.H.), 385.

²⁴Abū al-Qāsim Sulaymān bin Aḥmed Al-Ṭabrānī, Al-Du'a', Tehqīq: Muṣṭafā 'Abdul Qādir (Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyah, 1st Edition: 1413 A.H.), 223-24.

²⁵Abū al-Faḍl Aḥmed bin 'Alī bin Muḥammad bin Aḥmed bin Ḥajar 'Asqlānī, 4:283.

"ان کی حدیث نسائی، اسحاق بن راہویہ اور یحییٰ حمانی دونوں نے اپنی مسند میں نقل کی ہے جو بطریق ابی حذیفہ عبد الملک بن محمد بن بشیر عن عبد الرحمن بن علقمہ مروی ہے کہ وفد ثقیف نبی ﷺ کے پاس آیا، ان کے پاس کوئی چیز تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: صدقہ ہے یا ہدیہ؟ کیونکہ زکوٰۃ سے مقصود اللہ کی رضا ہوتی ہے اور ہدیے کی غرض رسول اللہ ﷺ کی رضا جوئی ہے۔ پھر ان لوگوں نے آپ ﷺ کو اتنا مشغول رکھا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ظہر کی نماز عصر کے ساتھ ملا کر پڑھی۔"

اسے ابو داؤد طیالسی نے اپنی مسند میں اسی سند سے نقل کیا ہے۔ روایت مذکورہ سے صدقے کی فضیلت کے ساتھ ساتھ، عذر کے وقت جمع بین الصلوٰتین یعنی ظہر اور عصر کی نماز کو صورتاً اکٹھا کرنے کا جواز معلوم ہو رہا ہے۔

سند اور متن حدیث کا تحقیقی جائزہ:

اس روایت میں ان سے روایت کرنے والے ابو حذیفہ ہیں جو ان کے اساتذہ میں سے ہیں، لیکن صحیح قول یہ ہے کہ ان دونوں کے درمیان عبد الملک بن محمد بن بشیر کا واسطہ ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روایت میں انقطاع پایا جاتا ہے۔²⁶ اس لئے بھی امام ذہبی نے عبد الملک بن محمد بن بشیر کے اساتذہ میں عبد الرحمن بن علقمہ کا ذکر کیا اور عبد الملک بن محمد بن بشیر کے شاگردوں میں ابو حذیفہ کا ذکر کیا ہے:

عبد الملک بن محمد بن بشیر الکوفی.

عن: عبد الرحمن بن علقمة [الکوفی].

وعنه: أبو حذيفة.²⁷

اس روایت کی تائید اور استشہاد میں مختلف روایات پیش کی جاتیں ہیں جن میں سے چند کا یہاں جائزہ پیش کیا جاتا ہے:

"أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِئٍ، عَنْ أَبِي حَذِيفَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُلْقَمَةَ النَّقَفِيِّ قَالَ: قَدِمَ وَفْدٌ ثَقِيفٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُمْ هَدِيَّةٌ، فَقَالَ: «أَهْدِيَهُ أَمْ صَدَقَةٌ؟ فَإِنْ كَانَ هَدِيَّةً فَإِنَّهَا يُبْتَغَى بِهَا وَجْهٌ لِلَّهِ، وَقَضَاءُ الْحَاجَةِ، وَإِنْ كَانَتْ صَدَقَةً فَإِنَّمَا يُبْتَغَى بِهَا وَجْهٌ لِلَّهِ» قَالُوا: لَا، بَلْ هَدِيَّةٌ، فَقَبِلَهَا مِنْهُمْ، وَقَعَدَ مَعَهُمْ يُسَائِلُهُمْ وَيُسَائِلُونَهُ حَتَّى صَلَّى الظُّهْرَ مَعَ الْعَصْرِ".²⁸

السنن الکبریٰ میں ظہر اور عصر کی نماز کے جمع کرنے کے بارے میں عبد الرحمن بن علقمہ الثقفی آپ ﷺ کے عمل کو نقل کرتے ہیں اور اس کے الفاظ اور مفہوم وہی ہے جو تاریخ المدینہ کی دوسری سند کا ہے، اس لئے اس روایت کو الاصابہ کی روایت کے لئے بطور مؤید پیش کیا جاسکتا ہے:

²⁶Abū Nu'aym Aḥmad bin 'Abdullah bin Aḥmad Al-Aṣbahānī, M'arifah al-Ṣaḥābah, Tehqīq: 'Ādīl bin Yūsuf al-'Azazī (Al-Riyāḍ: Dār al-Waṭan lil Nashr, 1st Edition: 1419 A.H), 4:1840.

²⁷Shams al-Dīn Ābī 'Abdullah Muḥammad bin Aḥmad Al-Zahbī, Tahdhīb Tehzīb al-ḥamāl Fī Āsmā al-Rijāl, Tehqīq: Ghanīm 'Abbās Ghanīm wa Majdī al-Sayyid Āmīn (Al-Qāhirah: Alfārūq al-Ḥaditha lil-Ṭabā't wa al-Nashr, 1st Edition: 1425), 6:164.

²⁸Al-Bayḥqī, Al-Sunan al-Kabīr, 6:201.

"أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِئٍ، عَنْ أَبِي حُدَيْفَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُلْقَمَةَ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: قَدِمَ وَفَدْتُ ثَقِيفَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُمْ هَدِيَّةٌ، فَقَالَ: أَهْدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ؟ فَإِنْ كَانَتْ هَدِيَّةً، فَإِنَّمَا يُبْتَغَى بِهَا وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَاءُ الْحَاجَةِ، وَإِنْ كَانَتْ صَدَقَةً، فَإِنَّمَا يُبْتَغَى بِهَا وَجْهُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالُوا: لَا بَلْ هَدِيَّةٌ، فَقَبِلَهَا مِنْهُمْ وَقَعَدَ مَعَهُمْ يُسَائِلُونَهُ حَتَّى صَلَّى الظُّهْرَ مَعَ الْعَصْرِ، [قال الألباني: ضعيف الإسناد] 29

"المسند الموضوعي الجامع للكتب العشرة میں بھی عبد الرحمن بن علقمة الثقفی نے آپ ﷺ کے عمل کو بیان کیا کہ ثقیف کا وفد حضور ﷺ کے پاس آیا اور ان کے ساتھ ہدیہ تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ ہدیہ ہے یا صدقہ ہے؟ اگر ہدیہ ہے تو اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا کو تلاش کیا جاتا ہے اور حاجت کو پورا کیا جاتا ہے اور اگر صدقہ ہے تو اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا کو تلاش کیا جاتا ہے، انہوں نے جواب دیا کہ یہ ہدیہ ہے، آپ ﷺ نے اس کو ان سے قبول کر لیا، آپ ﷺ ان سے سوال کرتے تھے اور وہ حضور ﷺ سے سوال کرتے رہے یہاں تک کہ تاخیر ہو گئی یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ظہر کے بعد عصر کی نماز متصلاً ادا کی، اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد یہ ذکر کیا کہ امام البانی نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔"

ظہر اور عصر کی نماز کو جمع کرنے کے بارے میں روایات کا مجموعی موازنہ:

اس روایت کے متن پر مجموعی حکم ضعیف کا لگایا گیا ہے اس لئے کہ اس طرح کے متن میں اسانید کی کل تعداد 49 ہے جن میں 0 فیصد یعنی 0 اسناد صحیح ہیں اور 0 فیصد یعنی 0 اسناد حسن ہیں، 100 فیصد یعنی 49 اسناد ضعیف ہیں، 0 فیصد یعنی 0 اسناد شدید ضعیف ہیں، 0 فیصد یعنی 0 اسناد متہم بالوضع ہیں، 0 فیصد یعنی 0 اسناد موضوع ہیں۔ اس روایت کے 01 شاہد ہے، اس روایت کی تخریج میں اسی سند سے 14 روایات بیان کی گئی ہیں۔

دوسری روایت:

"وذكر له من طريق الليث، عن معاوية بن صالح، عن عصام بن يحيى، عنه- حديثا في الصيام مثل حديث أنس بن مالك القشيري الكعبي: «إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمَسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطَرَ الصَّلَاةَ» 30

"لیث کے طریق سے ذکر کیا گیا، انہوں نے معاویہ بن صالح سے، انہوں نے عصام بن یحییٰ سے، اس سے حدیث روزے کے بارے میں انس بن مالک القشیری الکعبی کی مثل نقل کی: اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزے اور نماز کا ایک حصہ ساقط کر دیا ہے۔"

اس روایت میں آپ کے استاد ابو امیمہ ہیں، حالانکہ آپ کے استادوں میں ابو قلابہ کا نام آتا ہے اور اسی طرح ابو امیمہ کے شاگردوں میں ابو قلابہ نام تو ہے لیکن عصام بن یحییٰ کے نام کا ذکر نہیں ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں روایت میں انقطاع ہے۔³¹

²⁹Abd al-Jabbār Ṣuhayb, Al-Musnad Al-Musnad al-Mawḍū'ī al-Jām'ī Lil ḳutub al-'asharah, 10:439.

³⁰Abū al-Faḍl Aḥmed bin 'Alī bin Muḥammad bin Aḥmed bin Ḥajar 'Asqlānī, 7:17.

³¹Abū al-Faḍl Aḥmed bin 'Alī bin Muḥammad bin Aḥmed bin Ḥajar 'Asqlānī, Tehdhīb al-Tehdhīb, 1:379.

اس روایت کی تائید اور استشہاد میں مختلف روایات پیش کی جاتیں ہیں جن میں چند کا جائزہ یہاں پیش کیا جاتا ہے:

"ذکره بعض من ألف في الصحابة. وذكر له حديثاً في الصيام من حديث اللّيث بن سَعْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَصَامِ بْنِ يَحْيَى، عَنْهُ مَرْفُوعًا- مِثْلُ حَدِيثِ الْفُشَيْرِيِّ: إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ. وَهَذَا حَدِيثٌ مُضْطَرِبٌ الْإِسْنَادِ، وَلَا يُعْرَفُ أَبُو أُمَيْمَةَ هَذَا. وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ فِيهِ أَبُو تَمِيمَةَ، وَلَا يَصِحُّ أَيْضًا. وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ فِيهِ: أَبُو أُمِيَّةَ، وَلَا يَصِحُّ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ مِنْ جِهَةِ الْإِسْنَادِ".³²

الاستيعاب فی معرفۃ الاصحاب میں عصام بن یحییٰ ابوامیمہ سے نقل کر رہے ہیں اور وہ مرفوعاً روایت بیان کرتے ہیں جس میں یہی مضمون

ایک اور انداز سے بیان کیا ہے، اس لئے اس روایت سے بھی روایت مذکورہ کی تائید ہوتی ہے:

"حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَأَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ -وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ- حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، قَالَ: كَانَ أَبُو قِلَابَةَ حَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثَ، ثُمَّ قَالَ لِي: هَلْ لَكَ فِي الَّذِي حَدَّثَنِيهِ، فَدَلَّيْتُ عَلَيْهِ، فَلَقِيتُهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَرِيبٌ لِي يُقَالُ لَهُ: أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي إِبِلٍ لِحَارِي أُخِذْتُ، فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ يَأْكُلُ، فَدَعَانِي إِلَى طَعَامِهِ، فَقُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ: "اذْنُ -أَوْ قَالَ: هَلَمْ- أَخْبِرْكَ عَنْ ذَلِكَ: إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ"،³³

صحیح ابن خزیمہ میں ایک اور سند کے ساتھ جس میں ابو قلابہ کا بھی ذکر ہے اور روایت کرنے والے حضرت انس بن مالک ہیں جس کا حاصل

بھی یہی ہے کہ مسافر کے لئے روزے کی رخصت کا بیان ہے اس لئے اس روایت کو بھی بطور شاہد کے پیش کیا جاسکتا ہے:

"حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، قَالَ: كَانَ أَبُو قِلَابَةَ حَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ، ثُمَّ قَالَ لِي: هَلْ لَكَ فِي الَّذِي حَدَّثَنِيهِ؟ قَالَ: فَدَلَّيْتُ عَلَيْهِ، فَاتَّيْتُهِ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي قَرِيبٌ لِي يُقَالُ لَهُ: أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلٍ لِحَارِي أُخِذْتُ، فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ يَأْكُلُ، فَدَعَانِي إِلَى طَعَامِهِ، فَقُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ: "اذْنُ"، أَوْ قَالَ: "هَلَمْ أَخْبِرْكَ عَنْ ذَلِكَ، إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ، وَشَطْرَ الصَّلَاةِ، وَعَنِ الْخُبَلَى وَالْمُرْضِعِ"، قَالَ: كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَتَلَهَّفُ، وَيَقُولُ: "أَلَا أَكُونُ أَكَلْتُ مِنْ طَعَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَعَانِي إِلَيْهِ،"³⁴

سنن نسائی میں ایک اور سند کے ساتھ یہی مضمون بیان کیا گیا ہے کہ سفر شرعی کی حالت میں روزہ ساقط ہو جاتا ہے اور کھانے پینے کی اجازت

ہے، اس لئے اس روایت کو بھی بطور شاہد کے پیش کیا جاسکتا ہے۔

سفر کی حالت میں نماز میں قصر کے بارے میں روایات کا مجموعی موازنہ:

اس روایت کی سند پر مجموعی حکم صحیح لغیرہ کا لگایا گیا ہے اس لئے کہ اس طرح کے متن میں اسناد کی کل تعداد 211 ہے جن میں 25.1

فیصد یعنی 53 اسناد صحیح ہیں اور 56.9 فیصد یعنی 120 اسناد حسن ہیں، 16.1 فیصد یعنی 34 اسناد ضعیف ہیں، 1.4 فیصد یعنی 03 اسناد شدید

³²ABU 'Umar Yūsuf bin 'Abdullah bin Muḥammad al-Qurṭabī, Al-Isti'āb Fī M'arifa tul Aṣḥāb, 4:1603.

³³Al-Naysāpūrī, Ṣaḥīḥ Ibn Khuzaymah, 2:982.

³⁴Aḥmad bin Ḥanbal, Musnad, 33:436.

ضعیف ہیں، 0.5 فیصد یعنی 1 سند مستہم بالوضع ہیں، 0 فیصد یعنی 0 اسناد موضوع ہیں، اس روایت کے 74 شواہد ہیں۔ اس روایت کی تخریج میں 67 روایات پیش کی جاتی ہیں جن میں سے اکثر میں راوی صحابی حضرت انس بن مالکؓ ہیں۔

یوم عاشورہ کے روزے کا حکم:

"روی ابن السکن، وابن شاهين، وابن مندة، من طريق عبد الرحمن بن عمرو بن جبلة، حدثتنا فاطمة بنت محمد بن الجلاس العقيلية، قالت: دخلت على امرأة من الحي يقال لها أم يزيد بنت وعلة بن يزيد، فحدثتنا عن أبيها أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقرأ في صلاة الفجر بقاف، وقل هو الله أحد. زاد ابن مندة: وأنه سمع النبي صلى الله عليه وآله وسلم يأمر بصوم عاشوراء".³⁵

"ابن سکن، ابن شاہین اور ابن مندہ نے بطریق عبد الرحمن بن عمرو بن جبلة روایت کیا ہے کہ ہم سے فاطمہ بنت محمد بن جلاس عقیلیہ نے روایت کیا، فرماتی ہیں: میں قبیلہ کی ایک خاتون ام یزید بنت وعلہ بن یزید کے پاس گئی، انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فجر کی نماز میں سورہ ق اور قل هو اللہ احد پڑھتے ہوئے سنا، ابن مندہ نے یہ اضافہ کیا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو عاشورہ کے روزے کا حکم دیتے ہوئے سنا۔"

روایت مذکورہ سے فجر کی نماز میں پڑھی جانے والی سورتوں کے ساتھ ساتھ یوم عاشورہ کے روزے کا علم ہو رہا ہے۔

سند اور متن حدیث کا تحقیقی جائزہ:

جمال الدین جوزی نے عبد الرحمن بن عمرو بن جبلة کے استادوں میں سعید بن عبد الرحمن اور سلام بن ابی مطیع کا ذکر کیا ہے لیکن اس روایت میں آپ روایت فاطمہ بنت محمد بن الجلاس العقیلیہ سے نقل کر رہے ہیں۔ اس روایت کا اتصال ثابت نہیں ہو رہا۔³⁶ صلاح الدین العلانی نے عبد الرحمن بن عمرو بن جبلة اور ابو الجلاس کے درمیان ام ٹا کا واسطہ ذکر کیا جس سے معلوم ہوتا ہے روایت میں انقطاع ہے۔³⁷

اس روایت کی تائید اور استشہاد میں مختلف روایات پیش کی جاتی ہیں ان میں چند کا یہاں جائزہ پیش کیا جاتا ہے:

"حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي بَشْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، «يَأْمُرُ بِصَوْمِ عَاشُورَاءَ»"

یہ روایت ابو بکر ابن ابی شیبہ نے نقل کی ہے جس میں یوم عاشورہ کے روزے کے حکم کے بارے میں ایک روایت حضرت علیؓ سے منقول ہے، روایت کا مفہوم وہی ہے جو الاصابه کی روایت کا ہے، اس روایت کو الاصابه کی روایت کے لئے بطور شاہد پیش کیا جاسکتا ہے۔

³⁵Abū al-Faḍl Aḥmed bin 'Alī bin Muḥammad bin Aḥmed bin Ḥajar 'Asqlānī, 6:478.

³⁶Abū al-Farj 'Abd al-Reḥmān bin 'Alī bin Muḥammad Al-Jawzī, Al-Ḍu'afā' Wa Al-Matrōkōn, Tehqīq: 'Abdullah Al-Qādhī (Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyah, 1st Edition: 1406 A.H), 2:98.

³⁷Abū Saīd Khalīl bin ḥaykaldī bin 'Abdullah Al-Dimishqī, Jāmi' Al-Tehṣīl Fī 'Ihkām al-Marāsīl, Tehqīq: Ḥumdī bin 'Abdul Majeed al-Salfī ((Beirut: 'Ālam al-Kutub, 2st Edition: 1407 A.H), 174.

"حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: نَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: نَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ ثَوْبَرِ بْنِ أَبِي فَاخْتَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ: «إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِصَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ»³⁸.

یہ مسند بزار کی روایت ہے جسے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے نقل کیا گیا ہے جس میں آپ ﷺ نے یوم عاشورہ میں روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے، اس روایت کو بھی روایت مذکورہ کے لئے بطور شاہد پیش کیا جاسکتا ہے:

"حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْعَبَّاسِ الْجَمْرِيِّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ، حَدَّثَنَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْجَلَّاسِ الْعَقِيلِيَّةُ، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْحَيِّ يُقَالُ لَهَا: أُمُّ يَزِيدَ بِنْتُ وَغْلَةَ بْنِ يَزِيدَ، فَحَدَّثَتْنِي عَنْ أَبِيهَا: «أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بِقَافٍ، وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، وَأَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِصَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ»³⁹.

یہ معرفۃ الصحابہ لابی نعیم کی روایت ہے جس میں وعلتہ بنت یزید سے روایت یوم عاشورہ کے روزے کے بارے میں ہے، الفاظ کی تبدیلی ہے لیکن مضمون وہی ہے جو الاصابہ کی روایت کا ہے، اس لئے اس روایت کو الاصابہ کی روایت کی تائید میں پیش کیا جاسکتا ہے۔

یوم عاشورہ کے روزے کے بارے میں روایات کا مجموعی موازنہ:

اس روایت کی سند پر مجموعی حکم صحیح لغیرہ کا لگایا گیا ہے اس لئے کہ اس طرح کے متن میں اسانید کی کل تعداد 191 ہے جن میں 39.3 فیصد یعنی 75 اسناد صحیح ہیں اور 38.2 فیصد یعنی 73 اسناد حسن ہیں، 16.8 فیصد یعنی 32 اسناد ضعیف ہیں، 1.6 فیصد یعنی 3 اسناد شدید ضعیف ہیں، 4.2 فیصد یعنی 8 اسناد متہم بالوضع ہیں، 0 فیصد یعنی 0 اسناد موضوع ہیں۔ اس روایت کے 121 شواہد ہیں۔

شروع اسلام میں روزے کے ابتدائی وقت کا بیان:

"ذكره ابن شاهين وابن قانع في «الصحابة»، وأخرج من طريق هشيم بن حصين، عن عبد الرحمن بن أبي ليلى، أن رجلا من الأنصار يقال له صرمة بن مالك، وكان شيخا كبيرا، فجاء أهله عشاء وهو صائم، وكانوا إذا نام أحدهم قبل أن يفطر لم يأكل إلى مثلها، والمرأة إذا نامت لم يكن لزوجها أن يأتيها حتى مثلها، فلما جاء صرمة إلى أهله دعا بعشائه فقالوا: أمهل حتى نجعل لك سخنا تفطر عليه، فوضع الشيخ رأسه فنام فجاءوا بطعامه، فقال: قد كنت نمت، فلم يطعم، فبات ليلته يتقلب بطننا لظهر، فلما أصبح أتى النبي ﷺ عليه وسلم فأخبره، فأنزلت هذه الآية: وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ...⁴⁰، فرخص لهم أن يأكلوا الليل كله من أوله إلى آخره، ثم ذكر قصة عمر في نزول قوله تعالى: أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفْتُ إِلَى نِسَائِكُمْ . وهذا مرسل. صحيح الإسناد.⁴¹

³⁸Abū Baḥr Aḥmen bin 'Amr Al-Bazāz, Musnad Known as Al-Baḥr al- Zakhār, 6:182.

³⁹Al-Āṣḥāhānī, M'arifah al-Ṣaḥābah, 5:2736

⁴⁰Al-Baqarah, 2:187.

⁴¹Abū al-Faḍl Aḥmed bin 'Alī bin Muḥammad bin Aḥmed bin Ḥajar 'Asqlānī, 3:343.

"اور بطریق ہشیم بن حصین عن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ روایت کی ہے کہ ایک انصاری صاحب جنہیں صرمہ بن مالک کہا جاتا تھا انتہائی بوڑھے ہو گئے، اپنے گھر والوں کے پاس شام کا کھانا لے آئے، وہ روزے سے تھے۔ ان لوگوں کی عادت تھی کہ اگر افطار سے پہلے کسی کی آنکھ لگ جاتی تو دوسرے دن کے افطار تک کچھ نہ کھاتے تھے اور اگر عورت افطار کیے بغیر سو جاتی تو اس کا خاوند دوسری افطاری تک اس سے ہمبستر نہ ہو سکتا تھا۔ چنانچہ انہوں نے کھانا طلب کیا، وہ لوگ کہنے لگے: آپ ٹھہریں، ہم آپ کے لئے کھانا گرم کرتے ہیں، پھر آپ کھا لینا۔ بوڑھے میاں نے سر ہانے پر سر رکھا تو آنکھ لگ گئی، وہ لوگ کھانا لائے تو یہ جاگ کر بولے: میں تو سو گیا تھا، چنانچہ کچھ نہ کھایا اور رات بھر کبھی پیٹھ کے بل تو کبھی پیٹ کے بل بے قراری میں بسر کی۔ صبح نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچے، آپ ﷺ کو ساری بات بتائی جس پر یہ آیت نازل ہوئی: ”اس وقت تک کھاؤ یہاں تک کہ تمہارے لئے صبح کی سپیدی نمودار ہو جائے۔“ تو ان لوگوں کو پوری رات کھانے کی رخصت ملی جو رات کی ابتداء سے سحری تک تھی۔ پھر اس آیت کے شان نزول کے بارے میں: روزے کی رات تمہارے لئے اپنی بیویوں سے ہم بستر ہونا حلال ہے۔ حضرت عمرؓ کا واقعہ نقل کیا ہے، یہ مرسل ہے اس کی سند صحیح ہے۔“

عبد بن حمید نے اپنی تفسیر میں اور طبرانی نے ابن شاہین بطریق مسعودی ایک بار عمرو بن مرہ عن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ عن معاذ بن جبل نقل کیا: فرمایا: تین حالتوں میں روزے حلال ہوئے، پھر وہ حدیث ذکر کی۔ اس میں ہے: افطاری سے پہلے روزہ رکھ کر اگر لوگ سو جاتے تو ان کے لئے کھانا اور مباشرت ممنوع تھی، یہاں تک کہ صرمہ آئے، وہ دن بھر اپنے باغ میں کام کر کے تھک چکے تھے، آتے ہی ٹیک لگا کر سو گئے اور سوئے بھی افطاری سے پہلے تھے۔ بیدار ہوئے، نہ کھایا نہ پیا (ایسے میں رات گزاری) بیدار ہوئے تو کمزور ہو چکے تھے۔ ابو داؤد نے اسی سند سے یہ روایت نقل کی ہے لیکن اس کی سند متصل نہیں۔ اس واسطے کہ عبد الرحمن نے حضرت معاذؓ سے سماع نہیں کیا۔ بقول بعض یہ واقعہ صرمہ بن انس کا ہے جن کے تذکرہ سے روزے کا آغاز ہوتا ہے۔ جسے ہشام بن عمار نے اپنے فوائد میں بحوالہ قاسم بن محمد نقل کیا ہے کہ روزے کا آغاز اس طرح ہوا کہ عشاء سے عشاء تک کا روزہ ہوتا تھا۔ جب آدمی سو جاتا تو نہ کھانی سکتا اور نہ اپنی اہلیہ کے پاس جاسکتا۔ صرمہ روزے سے تھے، افطار کیے بغیر سو گئے.....

سند اور متن حدیث کا تحقیقی جائزہ:

یہاں الاصابہ کی سند میں کاتب کی غلطی ہے، غلطی سے ہشیم بن حصیب لکھا گیا ہے جبکہ صحیح ہشیم عن حصیب ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ ہشیم بن حصیب نام کے کسی راوی کا ذکر نہیں ملتا اور دوسری دلیل یہ ہے کہ ابن قانع نے معجم الصحابہ میں یہی مضمون روایت کرتے ہوئے لکھا ہے:

"حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا سُرَيْجٌ، نَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ"

یعنی ابن قانع نے ہشیم بن حصین نہیں بلکہ ہشیم عن حصین لکھا ہے⁴² اور امام طحاوی نے بھی اپنی کتاب شرح مشکل الآثار میں یہی مضمون نقل کیا ہے:

"حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى"

⁴² Abu al-Husayn 'Abd al-Baqī bin Qān' I al-Baghdādī, Mu'jam al-Ṣaḥābah, 2:24.

اور انہوں نے بھی ہشیم عن حصین لکھا ہے، ہشیم بن حصین نہیں لکھا۔⁴³

اور اسحاق بن ابی فروہ متروک راوی ہے، طبری نے روایت کی ہے کہ صرمہ بن انس اپنے گھر والوں کے پاس روزے کی حالت میں آئے، وہ انتہائی بوڑھے آدمی تھے، پھر اس طرح کا واقعہ نقل کیا۔ طبری نے ہی بطریق السدی، اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ”جس طرح سابقہ لوگوں پر روزے فرض ہوئے اس طرح تم پر فرض ہوئے۔“⁴⁴

صحیح بخاری⁴⁵ میں ہے یہ واقعہ قیس بن صرمہ کے ساتھ پیش آیا، جسے بطریق براء بن عازب نقل کیا۔ ابو داؤد میں اسی سند سے صرمہ بن قیس لکھا ہے اور نسائی⁴⁶ کی روایت میں ابو قیس بن عمرو، یا تو اسے اس پر محمول کیا جائے یہ واقعہ کئی لوگوں کے ساتھ پیش آیا ورنہ تمام روایات کو ایک شخص کی جانب لوٹایا جائے گا، اس واسطے کہ انہیں صرمہ بن قیس، صرمہ بن مالک، صرمہ بن انس انہی کو قیس بن صرمہ، ابو قیس بن صرمہ اور ابو قیس بن عمرو کہا گیا ہے۔

اس روایت کی تائید اور استشہاد میں مختلف روایات پیش کی گئی ہیں جن میں سے چند کا جائزہ یہاں پیش کرتے ہیں:

"عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا: فَحَضَرَ الْإِفْطَارَ فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ: لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتَّى يُمِيسَ، وَأَنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ كَانَ صَائِمًا، فَلَمَّا حَضَرَ الْإِفْطَارَ أَتَى امْرَأَتَهُ، فَقَالَ لَهَا: اعْنِدِكَ طَعَامًا؟ قَالَتْ: لَا، وَلَكِنْ أَنْطَلِقُ فَاطْلُبُ لَكَ، وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ، فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ، فَجَاءَتْهُ امْرَأَتُهُ، فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ: خَبِيبَةُ لَكَ، فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُثِيَ عَلَيْهِ. فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ: {أَجَلٌ لَكُمْ لَيْلَةَ الصَّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ} فَفَرَحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا، وَزَلَّتْ: {وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ}."⁴⁷

صحیح بخاری میں براءؓ کی سند سے روایت مروی ہے، روایت کا مکمل مفہوم وہی ہے جو الاصابہ کی روایت والا ہے، راوی تبدیل ہے، اس لئے اس روایت کو الاصابہ کی روایت کے لئے بطور شاہد پیش کیا جاسکتا ہے:

"حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا، فَحَضَرَ الْإِفْطَارَ، فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتَّى يُمِيسَ، وَأَنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ كَانَ صَائِمًا، فَلَمَّا حَضَرَ الْإِفْطَارَ أَتَى امْرَأَتَهُ، فَقَالَ لَهَا: اعْنِدِكَ طَعَامًا؟ قَالَتْ: لَا وَلَكِنْ أَنْطَلِقُ فَاطْلُبُ لَكَ، وَكَانَ

⁴³Abū J'afar Aḥmed bin Muḥammad Al-Ṭaḥāwī, Sharḥa Muṣṭaḥṣil al-Āthār, Teḥqīq: Shu'ayb al-Arna'wūṭ (Beirut: Mu'assasat al-Risālah, 1st Edition: 1415 A.H.), 1:419.

⁴⁴Al-Baqarah, 2:184.

⁴⁵Abū 'Abdullah Muḥammad bin Ismā'īl Bukharī, Al-ṣaḥīḥ, Teḥqīq: Muḥammad Zuhayr bin Nāṣir al-Nāṣir (Dār Ṭawq al-Nujāt, 1st Edition: 1422 A.H.), 1:553.

⁴⁶Abū 'Abd al-Reḥmān Aḥmed bin Shu'ayb bin 'Alī al-Khurāsānī, Al-Sunan al-Ṣuḡhrā Li- Al-Nisāī, Kitāb al-Mujtabā, 4:147.

⁴⁷Abū 'Abdullah Muḥammad bin Ismā'īl Bukharī, Al-ṣaḥīḥ, 1:553.

يَوْمَهُ يَعْمَلُ، فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ، فَجَاءَتْهُ امْرَأَتُهُ، فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ: خَيْبَةُ لَكَ، فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ،⁴⁸

موطا میں امام مالکؒ نے حضرت براءؓ کی سند صحیح بخاری کی روایت کی مثل روایت نقل کی ہے، اس لئے اس روایت کو بھی الاصابہ کی روایت کے لئے بطور شاہد پیش کیا جاسکتا ہے:

"حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: كَانَ اصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْإِفْطَارَ فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ، لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتَّى يُمِيبَ، وَإِنْ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ كَانَ صَائِمًا، فَلَمَّا حَضَرَ الْإِفْطَارَ أَتَى امْرَأَتَهُ، فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكَ طَعَامٌ؟ قَالَتْ: لَا، وَلَكِنْ أَنْطَلِقُ فَاطْلُبْ لَكَ، وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ وَجَاءَتْهُ امْرَأَتُهُ، فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ: خَيْبَةُ لَكَ. فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ، هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".⁴⁹

"جامع ترمذی میں حضرت براءؓ رضی اللہ عنہ سے روزے کے بارے میں روایت ہے کہ اصحاب النبیؐ رات کو سونے سے پہلے کھانی لیتے تھے اور اسی طرح روزہ رکھ لیتے تھے یہاں تک کہ شام ہو جاتی تھی نہ تودن کے وقت کچھ کھاتے اور نہ ہی رات کو کھاتے، تو اسی حالت میں ایک صحابیؓ کی حالت خراب ہو گئی اور ان پر غشی کے دورے پڑنے لگے تو اس کے بعد یہ آیت اتری تو وہ بہت زیادہ خوش ہوئے، اس روایت کو بھی الاصابہ کی روایت کے لئے بطور شاہد پیش کیا جاسکتا ہے، اس روایت کو نقل کرنے کے بعد امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔"

شروع اسلام میں روزے کے ابتدائی وقت کے بارے میں روایات کا مجموعی موازنہ:

اس روایت کے متن پر مجموعی حکم صحیح کا لگایا گیا ہے اس لئے کہ اس طرح کے متن میں اسانید کی کل تعداد 31 ہے جن میں 25.8 فیصد یعنی 08 اسناد صحیح ہیں اور 25.8 فیصد یعنی 08 اسناد حسن ہیں، 38.7 فیصد یعنی 12 اسناد ضعیف ہیں، 6.5 فیصد یعنی 02 اسناد شدید ضعیف ہیں، 3.2 فیصد یعنی 01 سند متہم بالوضع ہیں، 0 فیصد یعنی 0 اسناد موضوع ہیں، اس روایت کے 27 شواہد ہیں جن میں مختلف رواۃ ابتداء میں روزے کے وقت کو بیان کر رہے ہیں۔ اس روایت کی تخریج میں 02 روایات پیش کی جاتی ہیں۔

نتائج البحث

اس تحقیقی جائزہ کے بعد چند اہم نکات جو ہمارے سامنے مترشح ہوئے وہ یہ ہیں:

- الاصابہ میں بعض جگہوں پر رواۃ کے درمیان واسطہ حذف ہے۔
- بعض جگہوں پر ایسا لگتا ہے جیسے کاتب کی غلطی سے تبدیلی رونما ہو گئی ہے۔
- بعض مواقع جو نام موجود ہے اور اصل نام میں فرق معلوم ہوتا ہے۔

⁴⁸Mālik bin 'Anas, Al-Mawṭā, Tehqīq: Muḥammad Muṣṭafā al-A'ẓamī (Abū Ḥabīb: Mu'assasat Zāyid bin Sultān, 1st Edition: 1425 A.H), 1:338.

⁴⁹Muḥammad bin 'Isā Al-Tirmidhī, Al-Sunan, Tehqīq: Aḥmed Muḥammad Shākir, Muḥammad F'awād 'Abdul Bāqī (Miṣar: Maḥtabah wa Maṭbah Muṣṭafā al-Bābī al-Ḥalabī, 2nd Edition: 1395), 5:60.

- الاصابہ میں روایات ہر معیار کی پائی جاتیں ہیں۔
- الاصابہ میں زیادہ تر روایات صحیح کے معیار پر پورا اترتی ہیں۔
- عبادات کی روایات میں منقطع روایات پائی جاتیں ہیں۔
- بعض مواقع پر ایسے رواۃ پائے جاتے ہیں، اگر ان کو درمیان سے نکال دیا جائے تو اس سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا، کیونکہ وہ دونوں صحابی ہیں اور دونوں کا ہی آپ ﷺ سے سماع ثابت ہے۔
- بعض مواقع پر کسی راوی کا غیر معروف نام بھی ذکر کیا گیا ہے۔

سفارشات و تجاویز

ابن حجرؒ نے حدیث اور مختلف علوم میں ایک مثالی کام کیا ہے، الاصابہ فی تمیز الصحابہ صحابہ کی تاریخ کا ایک انسائیکلو پیڈیا ہے جس میں موجود نماز اور روزے کے بارے میں روایات احکام پر تحقیقی جائزہ اس آرٹیکل میں پیش کیا گیا، البتہ مختلف طریقہ کار ہیں جن پر الاصابہ میں مزید کام کیا جاسکتا ہے:

- الاصابہ میں احادیث احکام کی استنادی حیثیت
- الاصابہ میں مرقوم صحابہ کرام کی باہم رشتہ داریاں
- الاصابہ کی روشنی میں عہد صحابہ کی تہذیب و ثقافت
- رجال الاصابہ کا تحقیقی تجزیہ
- الاصابہ کی روشنی میں صحابہ کرامؓ کے ذمیوں، غیر مسلموں سے تعلقات کا تحقیقی جائزہ
- ریاست کے غیر مسلم ریاستوں سے تعلقات
- صحابیت کا مختلف فیہ ہونا اور الاصابہ کا اسلوب تحقیق
- الاصابہ میں مذکور اسانید کے اتصال کا تحقیقی جائزہ
- الاصابہ فی تمیز الصحابہ میں بیان کردہ روایات کا تحقیقی جائزہ
- الاصابہ فی تمیز الصحابہ میں بیان کردہ منخرمین صحابہؓ کا تحقیقی جائزہ
- الاصابہ فی تمیز الصحابہ میں بیان کردہ صحابہؓ کے حالات کا تحقیقی جائزہ
- الاصابہ فی تمیز الصحابہ میں موجود وہ صحابہ کرامؓ جن کے لئے مصنف نے ”لہ رؤیۃ“ استعمال کیا ان کے حالات کا تحقیقی اور تفصیلی جائزہ